
UTL AT DOWNSVIEW
D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 12 14 11 05 024 7





ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

حسب فرمایش جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۲۵

Thānvī, Ashraf 'Alī



Haqq al-Samā'

باہتمام کمترین محمد غنی احمد ابن جناب حاجی محمد عبدالصمد صاحب مالک مطبع رزاقی

در مطبع رزاقی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعل اللسان مترجما عن الغیوب والاذن قمعا للقلوب والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی ھو کشاف للکروب وشاف عن العیوب وشافع لاھل الذنوب وعلی آله وصحبه الاتقیاء الاصفیاء المسبحین قبل طلوع الشمس وقبل الغروب الذین لایمسھم فترۃ ولا لغوب من اعداء الظاھر والباطن فی الحروب وعلی اولیاء امته الذین بذلوا مھجھم فی لقاء المحبوب ورضاء المشھود المحجوب۔

اما بعد اس زمانہ مین دیکھا جاتا ہے کہ ہر چہار طرف قوالی کا زور ہے اور مجالس سماع کا شور ہے نہ اُس کے آداب پر نظر ہے نہ اُسکے شرائط وموانع کی خبر ہی ہر عامی اجتہاد کا دم بھر رہا ہے اور محققین سے حجتین کر رہا ہے کوئی بزرگان پیشین کے فعل کو سند لاتا ہے کوئی رسالے اور اشتہار دکھاتا ہے اسیطرح طرف ثانی مین کسیکو اولیاء اللہ پر انکار ہے اور علی الاطلاق اس عمل کی حرمت پر اصرار ہے کسی کو یہ تماشائی اختلاف دیکھکر حیرانی ہی اور ناحقیقت شناسی سے پریشانی ہی اس لیئے اس ہیچمدان نے حسبتہً للہ واظہارً للحق چاہا کہ چند مختصر فصول اس مسئلہ کے متعلق لکھے اور اس فن کے مسلم الثبوت ائمہ کے ارشادات اُن مین پیش کرے تاکہ حق کا ایضاح ہو اور اہل غلط اور اہل علو کی اصلاح ہو وما علینا الا البلاغ المبین ان ربک ہو اعلم من یضل عن سبیله وہو اعلم بالمہتدین تمھید جاننا چاہیئے کہ اول تو اس مین کلام ہی

کہ آیا ائمہ اربعہ مین سے کسی نے سماع کو جائز رکھا ہی اور اگر کسی کے نزدیک جائز ہی تو امام ابو حنیفہ جن کی ہم لوگ تقلید کرتے ہین آیا اُنکے مذہب مین بھی جائز ہے اور اگر کسی نے اُنسے بھی جواز نقل کیا ہو تو وہ ناقل علماء مذہب حنفی سے ہے یا نہین پھر شق ثانی پر یہ نقل علماء حنفیہ کی نقل کے معارض تو نہین اور درصورت تعارض کسکی نقل کو ترجیح و تقدیم ہے اور درصورت عدم جواز بمذہب حنفی آیا حنفی کو دوسرے امام کے قول پر عمل کرنا چاہئیے یا اپنے امام کے قول کو لینا چاہئیے اور اگر دوسرے امام کے قول کو لیکر سماع کو جائز کہا جاوے تو آیا وہ مطلق سماع سے ہے یا مع آلات ہے اور اگر مع آلات ہے تو آیا کل آلات جائز ہین یا بعض اور جو کچھ بھی ہو آیا اباحت اُسکی قیاسی ہی یا قول و فعل شارع علیہ الصلوۃ والسلام سے منصوص ہے اور بہر حال مین اُسکی اباحت کے لئے کچھ شرائط و موانع بھی ہین یا نہین اور ہمارے زمانہ کے مجالس سماع مین آیا وہ شرائط مجتمع اور موانع مرتفع ہین یا نہین اور اگر کسی شخص یا کسی جماعت کے حق مین بوجہ اجتماع شرائط و ارتفاع موانع اہلیت کا حکم کر کے مباح بھی قرار دیا جاوے لیکن احتمال ہو کہ اُس کے سُننے سے دوسرے شخص کو جو اُس کا اہل نہین ضرر ہوگا تو اس صورت مین اُس اہل کو اجتناب لازم ہی یا نہین اور اگر نہ اس کو ضرر ہو نہ اُسکی وجہ سے دوسرون کو تب بھی بوجہ تشبہ اہل بدعت کے اُس کا ترک ضروری ہی یا نہین اور اگر کہین تشبہ کا بھی شبہ نہو تب بھی اختلاف علماء سے بچنے کی نیت سے یکسوئی اولے ہی یا نہین یہ دس مقصد چھوٹی چھوٹی دس فصلونمین لکھکر خاتمہ پر کتاب کو ختم کر دینگے و اِلے اللہ تعالے الالتجاء ومنہ الابتداء والیہ الانتہاء

فصل اول

اسکی تحقیق کہ ائمہ مجتہدین مین سے آیا سماع کو کسی نے جائز کہا ہی امام غزالی رح نے احیاء العلوم مین فرمایا ہی کہ قاضی ابو الطیب طبری رح نے امام شافعی و امام مالک امام ابوحنیفہ و امام سفیان اور ایک جماعت علماء سے ایسے الفاظ نقل کیے ہین جس سے استدلال ہوتا ہے کہ ان سب حضرات کی رائے اسکے تحریم کی ہی آہ اور عوارف المعارف مین ہی کہ امام شافعی رح سے منقول ہے کہ وہ ناپسند فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس کو زندیقون نے وضع کیا ہی تاکہ قرآن مجید مین دل نہ لگنے دین اور امام مالک رح کے نزدیک مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ گانے والی نکلے تو اس عیب کی وجہ سے اُس کو واپس کر سکتا ہی اور یہی مذہب ہے تمام اہل مدینہ کا اور

فصل ثانی اسکی تحقیق مین کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سماع کا کیا حکم ہے اسی طرح مذہب ہی امام ابو حنیفہؒ کا اور راگ سننا گناہون سے ہی آہ درمختار مین ہے کہ اُس شخص کی بھی گواہی مقبول نہین جو مجمع مین گاتا ہو کیونکہ وہ شخص لوگون کو گناہ کبیرہ پر جمع کرتا ہے قاضیخان مین ہے کہ اصل مین مذکور ہے کہ گانے والے کی گواہی مقبول نہین جو کہ اُس کا اعلان کرتا ہے اور لوگون کو جمع کرتا ہے کیونکہ وہ شخص علے الاعلان معصیت کرتا ہے درمختار مین حضرت ابن مسعودؓ کا قول نقل کیا ہے کہ آواز لہو اور گانے کی جماتی ہے نفاق کو قلب مین جسطرح پانی گھاس کو جاتا ہے رسالہ نصیحت مین مبسوط سے نقل کیا ہے کہ ملاہی کا سُننا اور گانا سب حرام ہے اور محیط سے لکھا ہے کہ گانا اور تالیان بجانا اوران چیزون کا سُننا سب حرام ہے اور نہایہ سے لیا ہے کہ گانا اور تالیان بجانا اور طنبورہ اور بربط اور دف اور جو اُسکے مشابہ ہو حرام ہے اور رسالہ مذکورہ مین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کا فتوی منقول ہے اُس مین لکھا ہے کہ مضمرات مین ہے جس شخص نے کہ مباح کیا غنا کو وہ فاسق ہوگا اختیار مین ہے کہ تحقیق غنا گناہ کبیرہ ہے حمادیہ مین ہے یعنی حرام ہے تاتارخانیہ مین امام حلوانی کا قول نہایت شدید نقل کیا ہے یہان تک منقول تہا رسالہ مذکورہ سے کفایہ حاشیہ ہدایہ مین مستصفے سے نقل کیا ہے کہ غنا سب دینون مین حرام ہے پس زیادات مین لکھا ہے کہ جب وصیت کرے کوئی شخص ایسے امر کی جو گناہ ہو ہمارے نزدیک اور اہل کتاب کے نزدیک اور ذکر کیا منجملہ ایسے امور کے گانے والون اور گانے والیون کے لیے وصیت کرنے کو اور ظہیر الدین مرغینانیؒ سے منقول ہے کہ جو شخص ہمارے زمانہ کی قرارت پڑھنے والے کی قرارت سنکر کہے کہ خوب پڑھا وہ کافر ہو جاتا ہے اور مراد یہ کہ جو غنا سے قرآن پڑہے ہدایہ مین جہان دعوت کے موقع پر غنا پائے جانے کا حال لکھا ہے مرقوم ہے کہ اس مسئلہ سے معلوم ہوا کہ کل ملاہی حرام ہین حتے کہ لکڑی بجا کر گانا بھی اور اسی طرح امام کے اُس ارشاد سے کہ مین پھنس گیا تھا یہی معلوم ہوا کیونکہ پھنسنا تو گناہ کی چیز مین ہوا کرتا ہے یہ سب کتابین معتبر مذہب حنفی کی ہین جو تدوین مذہب امام ابو حنیفہؒ کے لیے وضع ہوئی ہین ان کا اتفاق دلیل کافی ہے اسپر کہ امام صاحب کا مذہب اس بارہ مین تحریم ہے۔

فصل ثالث اسکی تحقیق مین کہ بعض کتب مین جو امام ابو حنیفہؒ سے جواز منقول ہے وہ

حجت ہی یا نہین۔ اندنون بعض رسائل شائع ہوئے ہین جن مین امام صاحب کا مذہب بھی جواز کا نقل کیا ہی سو مصنفین اُن رسائل کے شافعی یا مالکی یا حنبلی یا اہل ظواہر سے ہین اور علمار حنفیہ کی نقل کا حال فصل ثانی مین معلوم ہو چکا سو تعارض کے وقت حسب قاعدۂ مسلمہ اہل البیت ادرے بما فیہ علمار غیر مذہب کی نقل مرجوع و ناکافی ہوگی جسطرح اگر حنفی دوسری مذہب کا کوئی قول اُس مذہب کے علمار کے خلاف نقل کرے تو حنفی کا نقل کرنا حجت نہ ہوگا خود صاحب ہدایہ نے حلت متعہ کو امام مالکؒ کیطرف نسبت کیا چونکہ اُنکے علمار مذہب کی تصریح کے خلاف ہی اسلیے کسینے بھی اعتبار نہین کیا۔ **فصل رابع** اسکی تحقیق مین کہ آیا حنفی کو مسئلہ سماع یا کسی دوسرے ایسی ہی مسئلہ مین اپنے امام کی مذہب کے خلاف عمل کرنا بلا ضرورت جائز ہی یا نہین۔ کتب اصول و فقہ مین وجوب تقلید شخصی پر دلائل قائم ہو چکے ہین اور مقلدین کے نزدیک یہ مسئلہ مسلمات اور اجلے بدیہیات سے ہی اس لیے بلا اضطرار شدید دوسرے مذہب کا اختیار کرنا صریح شعبہ غیر مقلدی کا ہی بالخصوص حظ نفس کے لیے ایسے حیلے ڈھونڈھنا سخت ضعف دین کی دلیل ہے۔

فصل خامس اس تحقیق مین کہ اگر دوسرے ہی امام کا قول لے لیا جاوے تو آیا مطلق سماع کی اجازت دی ہی یا مع آلات اور پھر کونسے آلات امام غزالیؒ جو شافعی مذہب ہین احیار العلوم مین مزامیر اور اوتار جس مین ستار وغیرہ بھی داخل ہے اور طبل کو جو ڈھولک کو بھی شامل ہے ان سب کو حرام فرماتے ہین اور دف کی نسبت صاحب عوارف کہ وہ بھی شافعی ہین فرماتے ہین کہ گو امام شافعیؒ کے مذہب مین اس مین گنجایش ہی تاہم ترک کرنا بہتر ہے اور احتیاط پر عمل کرنا اور اختلاف سے بچنا خوب ہی آہ اور رسالہ ابطال مین حرمت آلات کو جمہور کا مذہب قرار دیا ہے اور بوارق مین مزمار کو حرام لکھا ہے اور مصنف ان دونون رسالون کے حنبلی و شافعی ہین اور حنفیہ کا مذہب تو فصل ثانی مین معلوم ہو ہی چکا ہے۔

فصل سادس اسکے بیان مین کہ درصورت اباحت سماع آیا اسکی اباحت قیاسی ہے یا حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول وفعل سے ثابت ہے۔

سو اقوال سے ظاہرا ممانعت ہی معلوم ہوتی ہے چنانچہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوامامہ رضؓ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گانے والی لونڈیون کے

بیچنے اور خریدنے سے اور ان کی کمائی اور محنت کھانے سے اور طبرانی نے بروایت عمر رضہ نقل کیا
کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گانے والی لونڈی کی قیمت حرام ہے اور اُس کا گانا حرام ہے
اور بیہقی نے ابوہریرہ رضہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ گانے والی لونڈیون کو نہ بیچو اور نہ خریدو اور نہ
اُن کو اسکی تعلیم دو اور اُن کی تجارت مین خیر نہین اور اُنکے دام حرام ہین اور ابن ابی الدنیا اور طبرانی
اور ابن مردویہ نے ابوامامہ رضہ سے روایت کیا کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین قسم اُس
ذات پاک کی جس نے مجکو دین حق دیکر بھیجا کہ نہین بلند کیا کسی شخص نے اپنے آواز کو گانے مین مگر
مسلط فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اُسپر دو شیطانون کو کہ سوار ہوتے ہین وہ اُس کے کندھو نپر
پھر اُسکے سینے پر لاتین مارتے ہین جب تک کہ وہ خاموش نہ ہوجاوے اور ابن ابی الدنیا نے
ذم ملاہی مین اور بیہقی نے سنن مین ابن مسعودؓ سے روایت کیا کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ گانا بڑھاتا ہی قلب مین نفاق کو جسطرح بڑھاتا ہے پانی ترکاری کو اور بہت احادیث اس باب مین
مروی ہین یہ تو مطلق سماع کے باب مین روایات نقل کی گئین اور خصوص معازف و مزامیر
کے باب مین بھی بہ کثرت دلائل حرمت کے وارد ہین امام بخاریؒ نے روایت کیا کہ فرمایا حضور
صلے اللہ علیہ وسلم نے میری امت مین ایسے لوگ ہونے والے ہین کہ خزّ اور حریا ور شراب اور
معازف کو حلال سمجھینگے اور ترمذی نے یحیےٰ بن سعید سے مرفوعاً روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی اُسوقت اُنپر بلائین نازل ہونگی
منجملہ اُنکے گانے والی لونڈیون اور معازف کے تیار کرنے کو بھی شمار فرمایا اور بزّار اور مقدسی اور
ابن مردویہ اور ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آوازین
ملعون ہین دنیا اور آخرت مین ایک مزمار کی آواز گانے کے وقت دوسری چلانے کی آواز
مصیبت کے وقت اور مثل اسکے بہت احادیث ہین شروع فصل سے یہان تک یہ سب حدیثین رسالۂ
ابطال دعوے الاجماع سے نقل کی گئین اور رحمۃ مہداۃ مین قیس بن سعد بن عبادہ سے مروی ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میرے رب نے حرام فرمایا مجھپر شراب اور قمار اور
قنبیر یعنی عود یا طنبورہ اور ڈھولک اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ فرمایا انھون نے دف
حرام ہے اور معازف حرام ہے اور ڈھولک حرام ہے اور مزمار حرام ہین روایت کیا

ان دونون حدیثون کو بیہقی نے اور مشکوۃ مین بیہقی سے بروایت جابر رض نقل کیا ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گانا جماتا ہے نفاق کو قلب مین جسطرح جماتا ہے پانی کھیتی کو
اور سنن ابن ماجہ مین مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعضے لوگ شراب کا نام
بدل کر اُس کو پیین گے اور اُن کے سر و نپر معازف اور گانے والیون سے بجایا گایا جاوے گا اللہ تعالیٰ
اُن کو زمین مین دھسا دے گا اور اُن کو بندر اور خنزیر بناوے گا اور جامع ترمذی مین ہے کہ
ارشاد فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت مین بھی خسف اور مسخ واقع ہوگا جب
علے الاعلان ہوجاوین گانے والیان اور معازف اور مسند ابن ابی الدنیا مین مروی ہے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک قوم اس امت سے آخر زمانہ مین بندر اور خنزیر بن
جائے گی صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا وہ لوگ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل نہ ہونگے
آپ نے فرمایا کیون نہ ہونگے بلکہ صوم وصلوۃ وحج سب کچھ کرتے ہون گے کسینے عرض کیا کہ پھر
اس سزا کی کیا وجہ آپ نے فرمایا کہ اُنھون نے معازف اور گانے والیون کا شغلہ اختیار کیا ہوگا اور
مسند احمد مین مروی ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک مجکو اللہ تعالیٰ نے
تمام عالم کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور مجکو حکم دیا ہے کہ مٹادون مزامیر اور معازف کو اور ابن
ابی الدنیا اور بیہقی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا
لعنت کرے گانے والیون پر اور جسکی خاطر گایا جاوے اور طبرانی اور خطیب بغدادی نے
روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا غنا سے اور اُسکے سننے سے مشکوۃ
کے بعد کی روایتین رسالہ نصیحت سے نقل کی گیئن ہرچند کہ بعض روایات پر ضعف کا حکم
لگایا جایا کرتا ہے مگر اول تو سب ضعاف نہین بہت سی صحاح بھی ہین پھر کثرت طرق بالاتفاق
جابر ضعف ہوجاتا ہے یہان تک قولی روایتین ہین جن سے کھلم کھلا ممانعت معلوم ہوتی ہے
رہا حضرت شارع علیہ السلام کا فعل سو ہرچند کہ مدعیان جواز قصۂ عروسی ربیع بنت معوذ اور
قصۂ غناء جاریتین فی یوم الفطر و قصۂ نذر وقت رجوع غزوہ کو اثبات مدعا کے لیے پیش کرتے ہین
اور اہل ظاہر نظر سرسری مین اس کو جواز کی دلیل بھی مان لیتے ہین مگر انصاف یہ ہے کہ ان
روایات مین غناء لغوی مذکور ہے اور اسمین گفتگو ہو رہی ہے

وہ صرف اس کا نام نہین کہ کوئی شعر ذرا آواز بنا کر پڑھ دیا بلکہ خاص نغمات وتحریک صوت برعایت قواعد موسیقی کا نام ہے ان روایات مین اُس کا کہین نام ونشان بھی نہین ایسی حالت مین روایات فعلی جواز سماع متعارف کے لیے کسطرح کافی ہوسکتی ہین ہمارے اس دعوے کی تائید کے لیے صاحب عوارف کا ارشاد کافی حجت ہے وہ فرماتے ہین کہ یہ جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے شعر سُنا یہ غنا کے مباح ہونے پر دلالت نہین کرتا کیونکہ شعر ایک کلام منظوم کا نام ہے اور اس کا مقابل نثر کہلاتا ہے اگر مضمون اچھا ہے توشعر بھی اچھا ہے اگر وہ بُرا ہے تو یہ بھی بُرا ہے اور غناء تو خاص نغمات اور الحان سے ہوتا ہے اور اگر کوئی منصف انصاف سے کام لے اور غور کرے کہ اہل زمانہ کسطرح جمع ہوتے ہین اور گانے والا اپنا دف اور بانسلی والا بانسلی لیکر بیٹھتا ہے اور پھر دل مین سوچے کہ آیا اس ہیئت سے یہ جلسہ کبھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہوا ہے اور آیا اُن حضرات نے کبھی قوال کو بلایا ہے اور اُسکے سُننے کو جمع ہوکر بیٹھے ہین بالضرور انکار کر اُٹھے گا کہ ہرگز حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اصحاب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت نہین ہوئی اور اگر اس عمل مین کوئی فضیلت مقصودہ ہوتی تو یہ حضرات اُس کو ہرگز نہ چھوڑتے آہ - یہ تو احادیث صحیحہ سے استدلال کرنے کا ذکر تھا کہ گو حدیث ثابت ہے مگر استدلال صحیح نہین اور اس باب مین جو موضوع حدیثین پیش کیجاتی ہین جیسا قصہ تقسیم فرمانے چادر مبارک کا اُن کے تو جواب ہی کی حاجت نہین کیونکہ خود اُن کا ثبوت نہین چنانچہ تقسیم رداء کے قصہ کو صاحب عوارف نے تصریحاً موضوع کہا ہے - پس ہرگاہ احادیث قولیہ سے ممانعت ثابت اور احادیث فعلیہ سے جواز غیر ثابت اب جواز کا منصوص کہنا جیسا ہمارے زمانہ کے مجوزین اسپر اصرار کرتے ہین کسطرح صحیح نہین پس اباحۃ جسکے نزدیک ہو قیاسی ہے ایسی حالتین بعض لوگون کی یہ دلیری کہ منکرین جواز کو کافر کہتے ہین کسقدر بے احتیاطی کی بات ہے اگر کسی کو رسالہ بوارق الاسماع فی تکفیر من یحرم السماع یا اُسکی مثل کسی تصنیف یا تحریر سے شبہ پڑا ہو تو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ اُنھون نے سماع کے معنے عام لئے ہین حتے کہ نظم سادہ ونثر کو بھی شامل ہے اور ظاہر ہے کہ اس مین کلام نہین جیسا اوپر ابھی ذکر ہو چکا -

فصل سابع اسکے بیان مین کہ درصورت اباحت اُس کے لیے کچھ شرائط وموانع ہین

یا نہین اور ہمارے زمانہ مین آیا وہ شرائط پائے جاتے ہین یا موانع موجود ہین۔ سو امام غزالیؒ نے احیاء العلوم مین پانچ شرطین اور پانچ مانع لکھے ہین شرطین یہ ہین اول رعایت زمان ومکان واخوان کی۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ سماع تین چیز کا محتاج ہے اگر یہ چیزین نہ ہون تو مت سنو۔ زمان ومکان واخوان۔ زمان سے مراد یہ ہی کہ ایسا وقت ہو کہ اس مین کوئی ضروری کام شرعی یا طبعی نہ ہو۔ جیسے کھانا کھانا کسی سے قصہ وتکرار ہونا نماز پڑھنا یا اور کوئی ایسا شغل جس سے دل بٹ جاوے مکان سے مراد یہ ہے کہ موقع سماع کا ایسا ہو کہ وہان آمد ورفت کا رستہ نہ ہو۔ ایسا کوئی ہنگامہ نہ ہو جس سے دل بٹ جاوے۔ اخوان سے مراد شرکاء مجلس اس شرط کی وجہ یہ ہے کہ جب مجلس مین کوئی ناجنس جو دولت باطن سے بے بہرہ ہو آجاتا ہے اس کا آنا ناگوار اور گران معلوم ہوتا ہے اور دل ادھر لگجاتا ہے اسیطرح جب کوئی مغرور دنیادار آجاتا ہے اسکی آؤبھگت اور دلجوئی کی ضرورت ہوتی ہے یا کوئی بناوٹ والا ریاکار صوفی شامل ہو جاتا ہے جو ریاکاری سے وجد کرتا ہے کپڑے پھاڑتا ہے ایسے لوگون کی شرکت سے لطف برباد ہو جاتا ہے۔ اب ملاحظہ فرمایئے ہمارے زمانہ مین اس شرط کی کہان تک رعایت کیجاتی ہے اکثر نماز دن کے وقت سماع ہوتا رہتا ہے گاہ گاہ نماز بھی فوت ہو جاتی ہے اور جماعت کا فوت ہو جانا اور وقت کا تنگ ہو جانا تو معمولی بات ہے پھر نماز یا جماعت کے فوت ہو جانے سے قلق بھی نہین بمقابلہ سماع کے سنن وفرائض کی کچھ زیادہ وقعت نہین سمجھی جاتی ہے بلکہ بعضے تو کہہ اٹھتے ہین کہ میان حقیقی عبادت تو یہی ہے اور نماز سے بڑھ کر ہے نعوذ باللہ منہ اکثر ایسے موقعون پر سماع ہوتا ہے جہان کسی کی بھی روک ٹوک نہین ہوتی ہے کہ اکثر فواحش وبازاری و عوام الناس تماشا دیکھنے جمع ہو جاتے ہین تخلیہ کا کہین بھی اہتمام نہین ہوتا اکثر امراء اہل ثروت حاضر رہتے ہین عین مجلس مین انکی نشست وبرخاست مین امتیاز کا لحاظ کیا جاتا ہی ریاکار بھی کثرت سے شریک رہتے ہین بلکہ زیادہ حصہ ان ہی لوگون کا ہوتا ہے بعض مجالس مین اہل انکار بھی ہوتے ہین جو اہل حال پر ہنستے ہین اُنپر طعن واعتراض کرتے ہین حتے کہ بعض موقعون پر نوبت فوجداری ومناقشہ کی بھی ہو جاتی ہے غرض شرط مذکور کا ایک جزو بھی نہین پایا جاتا۔ اب دوسری شرط کی نسبت امام صاحب فرماتے ہین دوسرا

ادب یہ ہی کہ حاضرین کی حالت مین غور کرے جن مریدون کو سماع سے ضرر ہوتا ہی شیخ کو چاہیے کہ
اُن کے روبرو سماع نہ سُنے جن لوگون کو سماع مضر ہوتا ہی وہ تین قسم کے ہین۔ اول وہ شخص
جو ابھی طریقت سے واقف نہین ہوا صرف ظاہری اعمال کو جانتا ہی دوسرا وہ شخص جس کو
بوجہ مناسبت باطن کے سماع سے ذوق تو ہے مگر ابھی اُس مین حظوظ اور شہوات باقی ہین
نفس کی قوت اچھی طرح شکستہ نہین ہوئی ایسے شخص کو سماع سننے سے شہوت کا ہیجان
ہوگا اور بیچارے غریب کا راہ مارا جاوے گا اور تکمیل سے رہ جاوے گا تیسرا وہ شخص کہ اُسکی شہوت
بھی شکستہ ہوگئی ہو اور کسی خرابی کا بھی اندیشہ نہ ہو اور اُسکی چشم بصیرت بھی کشادہ ہوگئی ہو اور اللہ
تعالیٰ کی محبت بھی اُس کے قلب پر غالب ہو مگر ظاہری علوم مین کمال اور پختگی حاصل نہ ہوئی ہو
اور اسمار و صفات کے مسائل سے اچھی طرح واقف نہ ہو جس سے یہ سمجھ سکے کہ جناب باری تعالیٰ
مین کس امر کو نسبت کرنا جائز ہی اور کس کو منسوب کرنا باطل جب ایسا شخص سُننا شروع کرے گا تو
سب مضامین اللہ تعالیٰ کی طرف لے دوڑے گا خواہ اُس کا منسوب ہونا باری تعالیٰ کی طرف صحیح ہو یا غلط
پس ان خیالات کفریہ سے جسقدر ضرر ہوگا سماع سے اتنا نفع بھی نہ ہوا ہوگا سوا ایسے شخص کو سماع لائق نہین
جس کا قلب ہنوز حب دنیا و حب جاہ مین آلودہ ہو اور ایسے شخص کو بھی مناسب نہین جو محض لذت اور طبیعت
خوش کرنے کو سُنتا ہو پھر شدہ شدہ اُسکی عادت ہو جاوے اور ضروری عبادات اور مراعات قلب سے
اُس کو باز رکھے اور طریق سلوک اُس کا منقطع ہو جاوے الغرض سماع بڑی لغزش کی چیز ہے
ضعیف الحال لوگون کا اُس سے بچانا واجب ہے آہ۔ اب نیز زمانہ مین ملاحظہ فرمایئے اکثر سماع مین ایسے
ہی ہوتے ہین جن کے حق مین سماع مضر ہو باطن کی تو کہان نوبت آتی ہے اُن لوگون کے ظاہری
اعمال تک درست نہین ہوتے کثرت سے بے نماز ڈاڑھی منڈے رشوت خوار ظالم آوارہ مزاج
بدوضع نوعمر پرشہوت حُسن پرست اس قسم کے لوگ شریک ہوتے ہین اور اگر اُن مین کوئی شخص
مرتاض عابد زاہد ذوق شوق والا بھی ہوا مگر علم ظاہری بقدر کفایت نہین ہوتا نہ شریعت سے
آگاہ جس سے یہ سمجھے کہ کون مضمون کا اعتقاد کرنا جناب باری مین جائز ہے اور کس کا ناجائز ہے
نہ علم حقیقت مین ماہر کہ مسائل غامضہ کو صحیح صحیح سمجھ سکے نہ عارفین کے اصطلاحات اور
رموز سے واقف جس سے اشعار مسموعہ کی تاویل کر سکے اور شریعت و حقیقت

یہ ہے زمان یعنی ایسا وقت جسمین کوئی طبعی یا شرعی حاجت نہ ہو مکان یعنی ایسا موقع جہان علم آمد و رفت نہ ہو نہ کوئی ہنگامہ قلب کا مشغول کر لینے والا ہو اخوان یعنی شرکار مجلس مین سے کوئی ناجنس نہ ہو دنیادار نہو ریاکار نہو بلکہ سب کے سب طریقت سے واقف مجاہدہ مین کامل علم ظاہری و باطنی مین اصطلاحات صوفیہ سے باخبر ظاہر و باطن کو مطابق کرنے پر قادر ہون ورنہ ایسون کو سننا تو کیا ایسونکے روبرو سننا بھی جائز نہ ہوگا۔ بجز مضمون کے کسی طرف التفات نہ کرنا نہ کسیکے آنے جانے کی طرف نہ کسی کے وجد وخیال کی طرف بحیثیت حرکت بیٹھا رہنا نہ کھنکارنا نہ جمائی لینا نہ اپنے ارادے سے کوئی جنبش کرنا بعد غلبہ کے کیفیت فرو ہو جانے کے وقت ادب اور سکوت اور سکون اختیار کرنا تصنع وریا سے حال کی صورت نہ بنائے رکھنا قوال کا خوشرو نوجوان محل شہوت نہ ہونا خواہ لڑکا ہو یا عورت بلکہ اُس مین بھی وہی صفات ہونا جو اہل مجلس مین ہونا ضرور ہے کیونکہ وہ بھی تو شریک سماع ہے بالخصوص عمل اور علم پر قدرت کافی حاصل ہونا ورنہ بے علمی مین تو اسرار وحقائق کے مضامین کے غلط معنی سمجھکر زبان سے نکالکر اپنا ایمان تباہ کرے گا اور بدعلمی مین مشائخ کی عنایت اور خوشنودی مزاج اور اُن کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے سے اپنی بدحالی پر اُس کو زیادہ جرأت ہوگی اور اُس کی برائی اُس کے جی مین نہ رہیگی اور باعث اِن دونون خرابیون کے اہل سماع ہونگے اور ظاہر ہے کہ معصیت کا سبب بن جانا بھی معصیت ہوتا ہے مزامیر اور ڈھولک وغیرہ نہ ہونا اشعار مین مضامین خط وخال و فراق و وصال و مجازی حسن وجمال کا نہ ہونا اگر اتفاقاً ایسے الفاظ آجاوین تو حسب اصطلاحات تصوف محبوبۂ حقیقی کے معاملات پر برعایت حدود شرعیہ اُس کو منطبق کرنا جسکے لیے کمال علم کی ضرورت ہے سننے والے کا حالت شباب مین نہ ہونا اُس کا خوگر نہ ہو جانا صفات نفسانی و احوال قلبی مین امتیاز کا سلیقہ ہونا وجد مین نشاط طبعی و نفسانی کا ذرہ برابر آمیزش نہ ہونا جس قدر غلبہ ہوا ہو اُس سے زاید بالکل اظہار نہ ہونا اُس مین اختیار کا بالکل دخل نہ ہونا جب تک ضبط کی قدرت ہو نعرہ نہ مارنا ہاتھ پاؤن نہ ہلانا وجد مین نیت فاسد نہ ہونا جیسے تحصیل مال وتحصیل جاہ و قبول عند الخلق کسیکو نہ لپٹنا نہ کسیکے ہاتھ پاؤن چومنا عورتون کا اُس مجلس کو نہ جھانکنا عوام کی جمع کرنے کے لیے کوئی سامان مثل طعام و شیرینی کے نہ ہونا محض لذت کے لیے نہ سننا کسی عبادت یا وظیفہ کا ناغہ نہ ہونا

اب اہل انصاف ملاحظہ فرمالین کہ مجالس سماع مین فی زماننا یہ شرطین مجتمع ہین یا نہین۔
فصل ثامن اس بیان کی کہ اگر کسی شخص مین اباحۃ کے تمام شرائط موجود ہون اور اس لیے سماع اُسکے حق مین مضر نہ ہو مگر اُس کے سُننے سے احتمال ہو کہ دوسرا شخص جس مین وہ شرائط نہین پائے جاتے سُننے لگے گا اور اُس کو ضرر ہوگا تو اس صورت مین اس شخص پر لازم ہے کہ باوجود خود ضرر نہ پانے کے دوسرے مسلمان بہائی کو ضرر سے بچانے کے لیے ترک کرے کیونکہ جس طرح معصیت کا ارتکاب معصیت ہے اسی طرح معصیت کا سبب اور ذریعہ بننا بھی معصیت ہے اللہ تعالے کا ارشاد ہے کہ ایک دوسرے کی مدد کرو نیکی اور تقوے پر اور مت مدد کرو گناہ اور ظلم پر امام غزالی رح کا ارشاد اوپر مذکور ہوچکا ہے کہ اگر شیخ مرید کے حق مین سماع کو مضر سمجھے تو اُس کے روبرو سماع نہ سُنے اور کتب فقہیہ مین بہت سے مسائل اس قاعدہ پر مرتب کئے ہین۔ کہ اگر کسی شخص کی فعل مباح کرنے سے دوسرا شخص معصیت اعتقادی یا عملی مین مبتلا ہو جاوی تو اُس شخص کو اس فعل مباح کا ترک کر دینا واجب ہے چنانچہ ماہرین فن فقہ پر یہ امر مخفی نہین۔
فصل تاسع اس بیان مین کہ بالفرض اگر نہ اُس شخص کو ضرر ہو نہ اُسکی وجہ سے دوسرے کو ضرر ہو لیکن اہل بدعت کے ساتھ تشبہ ہوتا ہو جیسا کہ اس زمانہ مین مشاہدہ ہو رہا ہے کہ یہ فعل کثرت سے اہل بدعت مین شائع ہو رہا ہے اور اسی قوم کا شعار بن گیا ہے تو اس مشابہت سے بچنے کے لیے اس عمل کا ترک کر دینا بہتر ہے حدیث مین ہے کہ جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ اُن ہی مین سے ہے دوسری روایت مین ہے کہ جو شخص کسی قوم کا مجمع بڑھائے وہ اُن ہی مین سے ہے اور نیز وارد ہے کہ تہمت اور بدگمانی کے مواقع سے بچو اور ظاہر ہے کہ بدعقیدے لوگون کی وضع اختیار کرنے سے دیکھنے والون کو خواہ مخواہ بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے اس قاعدے پر ہمارے فقہا نے بہت مسائل متفرع کیے ہین مثلاً اونچے مقام پر تنہا امام کے کھڑے ہونیکو مکروہ کہنا کسی زمانہ مین داہنے ہاتھ مین انگشتری پہننے کو مکروہ کہنا یہ سب فروع اسی اصل کے ہین امام غزالی رح فرماتے ہین کہ اسی بنا پر ہم کہتے ہین کہ جب کوئی سنت شعار اہل بدعت کا ہو جاوے تو اُس کو ترک کر دینا چاہیے تاکہ اُن سے مشابہت نہ ہو جاوے آہ۔ جب سنت کا یہ حکم ہے تو مباح بدرجۂ اولے ایسی حالت مین قابل ترک ہوگا۔

فصل عاشر اس بیان مین کہ اگر کہین تشبّہ کا بھی شبہہ ہو تب بھی بوجہ مختلف فیہ اور محل خطر ہونے اس عمل کے ترک ہی کرنا افضل اور موجب اجر و ثواب و اقرب الی الاحتیاط ہے۔ رسالہ ابطال مین ہے کہ اس تمام تر بیان کے بعد ہم کہتے ہین کہ ہمنے جو کچھہ اقوال اور دلائل کا اختلاف بیان کیا ہے اُس سے یہ امر بلا شبہہ حاصل ہوتا ہے کہ سماع امور مشتبہ مین سے ہے اور ایمان والے شبہات کی حد پر اٹک جاتے ہین جیسا حدیث صحیح مین ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے ترک کیا شبہات کو بچا لیا اُس نے اپنی آبرو اور دین کو اور جو شخص سرحد کے اِرد گرِد پھرا تو کھیت مین جا پڑنا بھی اُس سے بعید نہین بالخصوص جسوقت اشعار مین مضامین حسن و عشق کے ہون تو اُن مضامین کا سننے والا کسی نہ کسی بلا مین ضرور جا پھنستا ہے گو دین مین کیسا ہی مضبوط کیون نہ ہو خصوصًا جب کہ گانے والا صورت شکل اور آواز کا اچھا ہو اور عرب مین جو گانا تھا اُس مین اکثر اشعار حرب و ضرب و شجاعت و سخاوت وغیرہ کے ہوتے تھے پس جو شخص اپنا دین بچانا چاہے اور سلامتی کا خواہان ہو وہ بہت احتیاط رکھے کیونکہ شیطان کے بہت جال ہین ہر شخص کے واسطے اُس کے مناسب حال ایک جال پھیلاتا ہے اور بعض اوقات جس گانے کا ہم نے بیان کیا ہے یہ اُس کے بڑے مکرون مین سے ہو جاتا ہے خاص کر ایسے شخص کے لیے جو زمانۂ شباب مین ہو آہ۔ رسالہ ابی الروح مین ہے کہ جانب عمل مین احتیاط بھی ہے کہ گانے بجانے سے بالکل پرہیز رکھے کیونکہ یہ مختلف فیہ مسئلہ ہے مانع نے تو اُس کو حرام کہا ہے دوسرا فریق اُسکو مباح ٹھیرا رہا ہے اور جب کوئی امر درمیان اباحت اور حرمت کے دائر ہو تو احتیاط اُس سے بچنے مین ہے کیونکہ کرنے مین یہ خرابی ہے کہ مانع کے نزدیک یہ شخص حرام کا مرتکب ہوا اور فاسق مردود الشہادۃ ہو گیا جب کہ اُسپر اصرار کرنے لگا اور چھوڑنے مین مباح کہنے والے کے نزدیک فاسق کیا بلکہ ملامت کے قابل بھی نہین ہوا کیونکہ اُسکے نزدیک تو فعل مباح تھا اور ترک مباح سے کسی کے نزدیک بھی گناہ نہین ہوتا بلکہ ثواب ملتا ہے جب اس نیت سے چھوڑ دے کہ اختلاف سے بچا رہے آہ۔ عوارف مین ہے کہ کسی بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے سماع کی نسبت پوچھا جس مین اہل طریقت اختلاف کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ وہ ایک پھسلنا پتھر ہے ہر ایک کا قدم اُسپر نہین جمتا مگر عارفین کاملین کا فقہا نے فرمایا ہے کہ جب

کسی امر مین یہ تردد ہو کہ یہ سنت ہے یا بدعت تو وہان اُس سنت کا ترک کر دینا چاہیئے نیز عوارف مین ہے کہ حضرت جنید رح کا قول منقول ہے کہ مین نے ابلیس سے خواب مین پوچھا کہ ہماری یاران پر بھی تیرا قابو چلتا ہے اُس نے جواب دیا کہ مین اُن کے معاملہ مین دق ہوجاتا ہون کسیطرح اُنپر میرا داؤ نہین چلتا مگر دو موقعونپر۔ مین نے اُن موقعون کو دریافت کیا کہنے لگا ایک سماع کا وقت دوسرا کسی پر نظر ڈالنے کا وقت کہ اُسمین اُن کو لے ڈالتا ہون آہ۔ اُن دلائل سے ثابت ہوا کہ حفاظت دین کے لیے شبہہ ناک امور سے بچنا ضروری ہی بالخصوص حضرات صوفیہ کے لیے جن کی نظر مین آداب ومستحباب مثل فرض کے اور مکروہات مثل حرام کے ہوتے ہین چنانچہ حرز ثمین مین حضرت حاتم اصمؒ کی حکایت ہو کہ ایک بار مسجد مین داخل ہوتے ہوئے بایان پاؤن اندر رکھا گیا معًا رنگ مبارک متغیر ہوگیا اور ڈرتے کانپتے باہر نکلے۔ پھر داہنا پاؤن اندر رکھا کسی نے اس کا سبب دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ اگر ایک ادب بھی آداب مین سے ترک کردون تو اندیشہ کرتا ہون کہ اللہ تعالےٰ نے مجکو جو کچھ دیا ہے سب سلب فرما لیوے۔ مقربان رابیش بود حیرانی۔ اسی جگہہ سے مشہور ہی۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ اس طریق کا تمامتر دار ومدار طہارت قلب پر ہے جس قدر طہارت مین مبالغہ ہوگا انوار واسرار کا نزول ہوگا اور جب مشتبہ امر مین مبتلا ہوا کامل طہارت کہان رہی ملخص فصول دوگانہ کا یہ ہی کہ اول تو اس عمل کے مباح ہونے مین تردد پھر مباح بھی مانا جائے تو اُسکے شرائط اس کثرت سے ہین کہ اس زمانہ مین اُسکا ایک جزو بھی نہین پایا جاتا اور اس سے بھی قطع نظر کیجاوے تو عوام کی حفاظت اور کجرو لوگون کی مشابہت کا شبہہ اور خود اُس کا محل خطر ہونا یہ سب امور مقتضی احتیاط کو ہین واللہ تعالےٰ ولی التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق

خاتمہ

بعض شبہات زبان زد عوام کی تشفی مین بعضے لوگ یہ شبہہ کیا کرتے ہین کہ یہ عمل بڑے بڑے اکابر سے منقول ہے پھر قبیح کیونکر ہوسکتا ہے اِس کا جواب یہ ہے کہ اُن حضرات نے شرائط وآداب کی رعایت سے سُنا ہے اُس کو کون قبیح کہتا ہے اور اب وہ شرائط مفقود ہین اس لیے منع کیا جاتا ہے اپنے فعل کو اُنکے فعل پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور اگر احیانًا کسی صاحب حال سے بلا اجتماع شرائط یا مجمع عام مین سننا منقول ہو تو سبب اُس کا غلبۂ حال وبیخودی ہے

جس مین وہ معذور ہین مگر دوسرون کو اقتدا رجائز نہین اور اگر بلا اجتماع شرائط وبدون غلبۂ حال کسی سے سننا منقول ہو تو بعد صحت روایت جواب یہ ہی کہ اصول شرعیہ مین سے ہی کہ بجز خیر القرون کے کسی کا فعل حجت نہین اور اگر کسی کو یہ شبہہ ہو کہ ہم فعل سے احتجاج نہین کرتے بلکہ اُن کا قول اور فتوی بھی ثابت ہی اور بہت سے رسالے اس باب مین لکھے گئے ہین چنانچہ آجکل ایک مجموعۂ رسائل اربعہ فرح الاسماع وابطال دعوی الاجماع وبوارق الاسماع و رسالۂ ابی الروح فی السماع شائع ہوا ہی جس مین فتوے جواز موجود ہے تو اُس کا جواب یہ ہی کہ اول تو ان صاحبون نے اس زمانہ کے سماع کو مباح نہین فرمایا جسمین بیشمار منکرات جمع ہین چنانچہ رسالۂ ابی الروح مین تصریح ہے کہ جو کچھ ہمنے ذکر کیا ہے یہ اُس غنا مین ہی جس مین کوئی امر منکر نہ ہو رہا وہ غنا جس مین منکرات کا اقتران ہو جیسا اس زمانہ مین رواج ہے سو کلا وحاشا کہ دو شخص بھی اُسکے حرام ہونے مین اختلاف نہین کر سکتے آہ۔ اور جا بجا رسائل مذکورہ کی عبارتین اثنای کلام مین جنمین ہمارے دعوے کی تائید موجود ہے نقل کر چکے ہین۔ اب ان سے سماع متعارف کے جواز پر استدلال کرنا ایسا ہی کہ کوئی شخص مفتی شرع سے روٹی کے حلال ہونے کو سنکر غصب وظلم سے کھانا شروع کر دے کہ مفتی صاحب نے روٹی کو حلال کہا ہے تو صاحب مفتی نے تو روٹی کی ذات کو حلال کہا ہے یہ تو نہین کہ غصب وظلم سے جو حاصل کیا جاوے اُس کو بھی حلال کہا ہی اور اگر شرائط وعوارض سے بھی قطع نظر کی جاوے تو غایۃ مافی الباب اقوال مذکورہ سے اتنا ثابت ہوگا کہ بعض کے نزدیک مباح بھی ہے اس سے اباحت قطعیہ اجماعیہ تو ثابت نہ ہوئی پس جس حالت مین بہت سے اکابر اولیا منع بھی فرمارہے ہین جس کا ابھی ذکر آتا ہی تو اسکی اباحت وحرمت مین تردد ہو گیا اور یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ ایسے تردد کی چیز کو ترک کر دینا ضروری ہوتا ہے اب اُن اکابر کی ممانعت کے بعض فتوے بطور نمونہ نقل کیے جاتے ہین حضرت سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین کہ اگر حاضر ہو اُسمین کوئی گناہ کی بات جیسے طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسلی اور رباب اور معازف اور طنبورہ وغیرہ تو اُس جگہہ نہ بیٹھے کیونکہ یہ سب حرام ہین اور تذکرۃ الاولیاء کے مختلف صفحات مین یہ روایتین ہیں۔ سعید بن جبیر رضہ نے تین نصیحتون مین سے ایک نصیحت یہ فرمائی کہ اپنے کان کو راگ باجے سے بچانا اگرچہ تو کامل ہو اسلیے

کہ مزامیر آفت سے خالی نہین اور آخر الامر اپنی خباثت پیدا کرتا ہی ابو سعید خراز نے فرمایا کہ مینے دمشق مین حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر فاروق رض پر تکیہ کیے ہوئے تشریف لاتے ہین اور مین بجاے خود انگلی اپنے سینہ پر بجاتا ہون اور شعر پڑھتا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ اسکی بدی نیکی سے زیادہ ہے یعنی سماع نہ کرنا چاہیئے حضرت شیخ نظام الدین اولیاء رح کے ملفوظات مین ہے کہ حضرت شیخ قطب عالم رکن الحق والدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرمودند شخصے نای زدن گرفت فرمودند منع کنند روا نیست چون سرود گویان میرسیدند نیز منع می کردند و گاہی بر سر آن نمی شدند تا آنکہ سرودی گفتند روی مبارک بر ما آوردند پرسیدند ذکر می گویند غرض داشتیم ذکر نمی گویند سرودی گویند این چنین مستغرق بودہ اند سرود شنیدن روا نیست کہ القاری والسامع سواء زیرا چہ شنوندہ را نہی منکر واجب آمد پس منع بکنند چون بشنود ایضاً عزیزی پرسید منع سماع سبب چیست کہ از رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہست ؎

لقد لسعت حية الهوى كبدی	فلا طبيب لها ولا راقی
الا الحبيب الذی شغفت به	فعنده رقيتی وترياقی

بر لفظ مبارک راندند روایت صحیح نیست غیر صحیح ست بر طریق احتمال وَالْاِحْتَمَالُ تَرْکُہٗ واجبٌ و دست بر دست نہ زدہ اند و غنغنہ نہ کردہ اند بآواز خوش طریق شعر خواندہ اند بعد ازان فرمودند دست بر دست زدن منع ست زیرا چہ تشبہ بہ سرود گویان بشود مگر یک طریق پشت دست راست بر کف دست چپ بزنند چون کسے را طلبند زیرا چہ تشبہ نیست و این معمول مخدوم بودہ است پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرزند من این فوائد کہ گفتم ملفوظ بنویسید۔ پس نبشتم آہ الروایات کلہا اخذت من رسالۃ النصیحۃ عبارت مذکورہ مین تو علی الاطلاق سماع پر انکار ہی اب بعضے بزرگون کی ملفوظات نقل کیے جاتے ہین جنمین اس زمانہ کے سماع پر بوجہ مفقود ہونے شرائط کے انکار ہی جواہر غیبی مین مصباح الہدایۃ سے منقول ہے دَرین زمان سماع بر وجہیکہ عادت اہل روزگار متصوفہ رسمیست عین وبال و محل انکار ست چہ بیشتر درینوقت مشاہدہ میرود و بنا ء آن بر داعی نفسانی و حظوظ طبعی ست نہ بر قاعدۂ صدق و اخلاص و طلب مزید حال کہ وضع این طریق در اصل بر آن اساس بودہ است جماعتی را بر حضور مجلس سماع داعیہ

تناول طعامے کہ در آن مجمع متوقع بود و طائفہ را میل رقص و لہو و طرب و عشرت و قومی را رغبت بمشاہدۂ منکرات و مکروہات و جمعے را استجلاب نعم دنیوی و بعضے را اظہار وجد و حال و گروہے گرم داشتن بازار و این جملہ محض گناہ و عین وبال ست و محل انکار اور فوائد الفواد مین ہے کہ حضرت سلطان المشائخ رحمہ اللہ فرمودند کہ چند چیز موجود شود سماع آنگاہ مشنود و آن چیست مسمع ست و مسموع و مستمع و آلہ سماع ست و فرمودند مسمع گوئندہ است میباید کہ مرد تمام باشد و کودک و عورت نباشد اما مسموع انچہ می گوید باید کہ ہزل و فحش نباشد اما مستمع آنکہ می شنود باید کہ بحق شنود و مملو باشد از یاد حق اما آلہ سماع و آن مزامیر ست چون چنگ و رباب و مثل آن باید کہ درمیان نباشد اینچنین سماع حلال باشد ایک شبہ یہ ہو جاتا ہے کہ فلان درویش کو ایسا حال آیا کہ چوٹ لگنے کی بھی خبر نہین ہوئی اگر یہ عمل باطل ہوتا تو اُس مین یہ تاثیر کیون ہوئی جواب اسکا یہ ہے کہ بیخودی کے اسباب مختلف ہین کبھی غلبہ ذوق باطن سے ہوتی ہے کبھی شدت سرور سے کبھی فرط غم سے کبھی جنون سے کبھی کسی نشہ دار چیز کہانے سے کبھی ہیجان نفس سے کبھی کثرت تسخیر سے کبھی نشاط طبعی سے جسطرح سانپ بین کے آواز سے مست ہو جاتا ہے وغیر ذلک اور ظاہر ہے کہ بعض ان اسباب مین محمود ہین اور بعض مذموم تو مطلق بیخودی دلیل حقانیت و مقبولیت کیسے ہو سکتی ہے آب ایک شبہ یہ ہو جاتا ہے کہ فلان درویش نے سماع مین کسی شخص کو نگاہ اٹھا کر دیکہا اور وہ لوٹ پوٹ ہو گیا اگر یہ عمل مقبول نہ ہوتا تو اس مین ایسا اثر نہوتا اس کا جواب بھی ظاہر ہے جیسا خود بیخود ہو جانا دلیل حقانیت کی نہین چنانچہ ابھی مذکور ہوا اسی طرح دوسرے کو بیخود کر دینا بھی دلیل مقبولیت کی نہین ہو سکتی اصل یہ ہے کہ ایسے تصرفات ثمرات ریاضت سے ہین۔ خواہ وہ ریاضت حق ہو یا باطل۔ اکثر ساحر اور جوگی بڑے بڑے کرشمے دکھلا دیتے ہین اس کو ولایت سے کوئی علاقہ نہین البتہ اگر ایسے خوارق اتباع سنت کے ساتھ ہون تو وہ کرامت اور علامت ولایت ہین ورنہ محض استدراج ہین ایک شبہ یہ ہوتا ہے کہ خیر ہم مین وہ شرائط جنسے سماع جائز ہوتا ہے نہ سہی لیکن اُن حضرات کی صورت بنانے اور نقل کرنے مین بھی بڑی برکت اور انوار ہین۔ اسلئے ہم تقلیداً اس فعل کو کرتے ہین۔ جواب اس کا یہ ہے کہ بزرگون کی صورت

وضع بنانا بلاشک نہایت خوبی کی بات ہے مگر یہ اُس امر مین ہی جس مین کسی طرح کا خطر اور ضرر نہ ہو بلکہ وہ خیر محض ہو۔ یہ قاعدہ اُس کے لیے ہے کہ اگر اس درجہ کا خلوص و ذوق شوق کسی مین نہ ہو تاہم صورت بنانا بھی موجب برکت ہے جس طرح نوافل پڑھنا اوراد و وظائف پڑھنا اُن کا سا لباس پہننا اُن کا سا کلام کرنا اُنکی طرح چلنا پھرنا وغیرہ ذلک اور جو امر خطرناک ہو اور اس کے ارتکاب کی بہت سی شرطین مقرر ہون اُسکے لیے یہ قاعدہ نہین۔ حضرت مولانا رح ایسی ہی تقلید کی نسبت فرماتے ہین ؎ او اگر زہرے خورد شہدے بود :: تو اگر شہدے خوری زہرے بود :: اے مری کردہ پیادہ باسوار :: سر نخواہی برد اکنون پاے دار :: اور اس قسم کے اور بھی ضعیف ضعیف شبہات ہین جن کا جواب بعد تحقیق اصول مذکورہ کے ہر شخص

بخوبی نکال سکتا ہے حاجت بیان نہین

اب تحریر ہذا کو اس وصیت پر ختم کیا جاتا ہے کہ طالب حق پر لازم ہے کہ ہر امر مین طریق سلامتی و احتیاط کو اختیار کرے اور طریق احتیاط اس امر مین یہ ہے کہ نفس سماع کو مختلف فیہ سمجھے اور اس مین جو خرابیان مل گئی ہین اُن مین جنکی بُرائی دلیل قطعی سے ثابت ہے اُن کو حرام قطعی اور جن کی برائی دلیل ظنی سے ثابت ہی اُن کو حرام ظنی جانے اور خود اس عمل سے حتی الامکان بچتا رہے اور جس کو مبتلا دیکھے اگر وہ شخص آداب و شرائط کی رعایت رکھتا ہے جس سے نہ اُسکو ضرر ہوتا ہے نہ اُسکی وجہ سے دوسرے کو۔ ایسے شخص سے تعرض نہ کرے۔ اور اگر آداب و شرائط کا لحاظ نہین رکھتا تو اس فعل بہیئت کذائیہ پر تو انکار کرتا رہے۔ مگر فاعل پر علی الاعلان طعن و لعن؛ و اُسکی تفضیح و تقبیح نہ کرے کہ مُورث فتنہ و مُوجب عداوۃ ہے اور نیز ممکن ہے کہ اُس کو کوئی عذر خفی ہو یا کسی تاویل سے اُسکا ارتکاب کرتا ہو۔ یا غلط فہمی اُس کا باعث ہو اور ان حالتون مین تشدد زیبا نہین البتہ خلوت مین نرمی سے اگر اُس کو فہمایش ممکن ہو تو دریغ نہ کرے جب تک کہ امید قبول باقی ہو اور جب ناامیدی ہو جاوے کہ یہ نہ مانے گا تو اُس سے تعرض چھوڑ دے اور اُسکی اصلاح و ہدایت کی لیے اللہ تعالی سے دعا کرتا رہے اور اُسکی بڑی احتیاط رکھے کہ جن حضرات مین ظاہراً آثار مقبولیت اور بزرگی کے پائے جاوین اور اکثر اعمال مین شریعت کے پابند ہون گو بوجہ غلط فہمی یا تاویل ضعیف یا غلبۂ

حال یا غلطی فتوائے مفتی کے اُن سے کوئی لغزش صادر ہوتی ہو اُن کی شان مین کسی قسم کی بدزبانی یا بدگمانی نہ ہووے کہ اُس کا وبال از بس عظیم ہے حتے کہ عداوت اولیا احیاناً موجب سلب ایمان ہو جاتی ہے - عیاذاً باللہ تعالےٰ منہ ۹

ہان وہان ترک حسد کن با شہان	ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان	عیب کم کن بندۂ اللہ را
متہم کم کن بدزدی شاہ را	ورنہ باشی ہیچ ہیچ از ہیچیان	پس رد رہ ہر دلو باشی مستہان

اللھم اجعلنا من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھدٰھم اللہ واولئک ھم اولوالالباب وصل علے سیدنا محمد رسولک وحبیبک مع آلہ واصحابہ واجعلنا معھم یوم الحساب فی دار الثواب بلاعت وختمت فی کوراۃ تھانہ بھون شہر جمادی الاولے سنہ ۱۳۱۷ھ

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ پر انتفاع مسمے بہ حق السماع چکیدۂ قلم بلاغت رقم حضرت مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی سلمہ القوی بار تصحیح تام باہتمام کترین محمد غنی احمد ابن جناب حاجی محمد عبد الصمد صاحب مالک مطبع ہذا بماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۷ ہجری مطابق ماہ اپریل سنہ ۱۹۰۹ عیسوی در مطبع رزاقی واقع کانپور طبع گردید

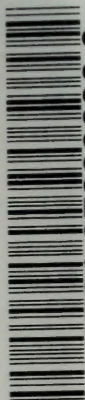


حضرت مولانا حاجی حافظ قاری شاہ محمد اشرف علیصاحب حنفی تھانوی عم فیضہ کی مفید تصانیف

کلید مثنوی - شرح اُردو مثنوی مولانا روم ؒ دفتر اول حصہ اول نہایت عمدہ شرح ہر اُردو ۱۲؍
ایضاً دفتر اول حصہ دوم اُردو
رونمای مثنوی - یہ صرف دیباچہ کی اُردو وشرح ایک نظم اور ایک نثر مین ہر اُردو ۱؍
تعلیم الدین - عقائد - اعمال - اخلاق آداب طرز معاشرت - معاملات - تصوف وغیرہ مین اس سے اچھی اور کتاب نہوگی - اُردو ۶؍
فروع الایمان - ایمان کے ستر شعبے قرآن وحدیث سے ثابت کیے ہین بے مثل کتاب ہی اُردو ۲؍
جزاء الاعمال - بھلے اور بُرے اعمال کی دنیاوی سنافع اور مضرتین بہت مدلل تحریر فرمائی ہین جسے فوراً جی قبول کرلیتا ہی اُردو ۱؍
اصلاح الرسوم - پیدایش سے وفات تک جسقدر رسوم رائج ہین اونکی اصلاح بدلائل شرعیہ وعقلیہ فرمائی ہے اُردو ۴؍
حقوق الاسلام - مسلمانون پر کیا کیا اور کس کس کے حقوق ہین اکثر مسلمان ان باتون سے ناواقف ہین - اُردو ؍

بہشتی زیور - عورتون کی تعلیم کے لئے تالیف ہوئی ہے اسکے دس حصے ہین اسمین الف بے سے لیکر تمام ضروری مسائل وحقوق وطریقہ تربیت اولاد وطرز معاشرت و قواعد تجوید واصلاح رسوم مروجہ واصلاح باطن وتہذیب اخلاق وذکر قیامت ونیک بیبیون کی حکایتین وحفظ صحت وسلیقۂ خانہ داری وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اُردو مین تحریر فرمایا ہی دس حصے مین کتاب ختم ہوئی ہی فی حصہ اُردو ۰۳؍
سبق الغایات فی ربط الآیات عربی عربی ۸؍
الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد اُردو ۰۲؍
زاد السعید مع نیل الشفا اسمین نعل شریف کا نقشہ اور مجرب درود شریف مع اسناد صحیحہ تحریر فرمائے ہین اُردو ۲؍
مناجات مقبول - مترجم مع اضافہ کاغذ سفید وگندہ مطبوعہ جدید عربی اُردو ۰۵
ایضاً غیر مترجم مطبوعہ سابق بلا اضافہ عربی اُردو ۵
اسمین قرآن وحدیث کی دعائین بعینہ درج ہین -




3 1761 07293696 6